سوال

نابینے، بہرے، لنگڑے اور گونگے شخص کو نماز میں امام مقرر کرنا

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

معذور بہت وسیع لفظ ہے، اس لیے ذیل میں مختلف معذوروں کو امام بنانے کے حوالے سے شرعی حکم بیان کیا جائے گا۔

نابینے شخص کو امام بنانا:

نابینے شخص کو امام بنانا جائز ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى (سنن أبي داود، الصلاة: 595) (صحیح)

نبی کریم ﷺ نے (اپنے سفر غزوہ کے موقع پر) سیدنا عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا تھا اور یہی لوگوں کو امامت کراتے تھے اور یہ نابینا تھے۔

بہرے امام آدمی کو امام بنانا:

بہرے آدمی کو مستقل امام نہ بنانا بہتر ہے کیونکہ اگر اس سے نماز میں کوئی غلطی ہو جائے تو وہ مقتدیوں کی تسبیح (سبحان اللہ) نہیں سن سکے گا، اس لیے مستقل امام اس شخص کو بنانا چاہیے جو سن سکتا ہو۔

گونگے آدمی کو امام بنانا:

گونگے آدمی کو امام بنانا درست نہیں ہے کیونکہ نماز کے اہم ترین ارکان تکبیر تحریمہ اور قراءت وغیرہ کو ادا نہیں کر سکتا۔

لنگڑے آدمی کو امام بنانا:

لنگڑا آدمی اگر نماز کے ارکان وواجبات صحیح طریقے سے ادا کر سکتا ہے تو اسے امام بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی

1-فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

2-فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد صاحب

3-فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال صاحب حفظہ اللہ